Al-Qawārīr - Vol: 06, Issue: 01,
Oct – Dec 2024

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

مسلم جنگجو خواتین: عہد نبوی میں صحابیات کے حربی کردار کا تجزیاتی مطالعہ

The Role of Muslim Female Warriors in the Prophetic Era: An Analytical Study

Dr. Hafiz Zahid Farooq
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan
Zia Ur Rehman
Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan; PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology (UET), Lahore, Pakistan.
Hafiz Abu Bakar Idrees
M Phil, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

ABSTRACT

This study delves into the significant role of Muslim female warriors during the era of Prophet Muhammad (peace be upon him). It explores how women contributed to military endeavors, showcasing their bravery, strategic involvement, and essential support in various battles. By examining notable female figures, such as Hazrat Umm Ammarah (Nusaybah bint Ka'ab) and Hazrat Safiyyah bint Abdul Muttalib, the research highlights their contributions, both on the battlefield and in support roles, such as caring for the wounded and logistical support. The study aims to underscore the importance of women's military roles in early Islamic society, demonstrating that women were not only passive participants but also active contributors to the defense and propagation of Islam. Furthermore, the findings of this research will provide insights into the impact of these female warriors on the Islamic community and their legacy in contemporary discussions on gender roles in military service. The study employs primary Islamic sources, including the Quran and Hadith, along with historical records, to substantiate its findings.

Keywords: *Female Warriors, Prophetic Era, Islamic History, Women in Warfare, Hazrat Umm Ammarah, Hazrat Safiyyah, Military Contributions, Gender Roles in Islam*

CC BY

مبحث اول: تعارف: خواتین کا جنگی کردار (Introduction to Women's Role in Warfare)

اسلامی تاریخ میں خواتین کا کردار ہمیشہ ایک متحرک اور مؤثر رہا ہے، خاص طور پر عسکری میدان میں۔ عہد نبوی ﷺ میں، خواتین نے نہ صرف اپنے خاندانوں کی حفاظت کی بلکہ اسلام کی ترقی اور بقاء کے لیے بھی اپنی جان ومال کی قربانی دی۔ یہ کردار صرف دفاعی سطح تک محدود نہیں رہا، بلکہ وہ میدان جنگ میں بھی شامل ہوئیں اور اپنے مرد ساتھیوں کے ساتھ مل کر دشمن کے خلاف لڑائی کی۔ اسلامی تعلیمات میں خواتین کے جنگی کردار کو اہمیت دی گئی ہے، اور قرآن و سنت میں ایسے واقعات کا ذکر ملتا ہے جہاں خواتین نے بے خوفی اور بہادری کے ساتھ جنگوں میں حصہ لیا۔ عہد نبوی ﷺ کی کئی جنگوں میں، خواتین نے جنگجوؤں کی حیثیت سے اہم کردار ادا کیا، جیسے حضرت صفیہ بنت عبد المطلب اور حضرت ام عمارہ (نسیبہ بنت کعب) جنہوں نے اپنی شجاعت اور قربانی کی مثالیں قائم کیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں خواتین کا جنگی کردار صرف جسمانی لڑائی تک محدود نہیں تھا بلکہ انہوں نے طبی خدمات، سپلائی کی فراہمی، اور دفاعی حکمت عملیوں میں بھی حصہ لیا۔ یہ سب باتیں اس بات کی وضاحت کرتی ہیں کہ خواتین نے کس طرح عسکری محاذوں پر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا اور اسلامی معاشرت میں اپنی حیثیت کو مضبوط کیا۔ آج کے دور میں، جب کہ خواتین کی جنگی خدمات کا دائرہ مزید وسیع ہو چکا ہے، عہد نبوی ﷺ کی خواتین کی مثالیں ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ خواتین بھی عسکری میدان میں اپنی جگہ بنا سکتی ہیں۔ ان کی شجاعت اور قربانی نے نہ صرف اسلامی معاشرے کو مضبوط بنایا بلکہ ان کے کردار نے یہ بھی ثابت کیا کہ ایک مسلمان عورت کسی بھی میدان میں مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہو سکتی ہے۔ اس مقالے میں، ہم عہد نبوی ﷺ میں جنگجو خواتین کے کردار کا جامع تجزیہ پیش کریں گے، جس میں ان کے تاریخی واقعات، عسکری خدمات، اور ان کی شجاعت کے اثرات کا جائزہ لیا جائے گا۔ یہ تحقیق نہ صرف اسلامی تاریخ کے اس پہلو کو اجاگر کرے گی بلکہ موجودہ دور میں خواتین کے عسکری کردار کی اہمیت کو بھی نمایاں کرے گی۔

عہد نبوی ﷺ میں خواتین کا کردار ایک اہم اور نمایاں پہلو ہے جس نے اسلامی معاشرے کو ترقی دینے میں ایک مؤثر کردار ادا کیا۔ اسلام نے خواتین کو سماجی، اقتصادی، اور علمی شعبوں میں نمایاں مقام دیا، اور انہیں ہر لحاظ سے مساوی حقوق عطا کیے۔ عہد نبوی میں خواتین کا کردار صرف گھر تک محدود نہیں تھا، بلکہ انہوں نے مختلف میدانوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا، خواہ وہ تعلیم و تربیت کا میدان ہو، جنگ کا میدان ہو، یا پھر روزمرہ کی زندگی میں ان کا کردار ہو۔ نبی کریم ﷺ کی تربیت اور تعلیمات

نے اس امر کو یقینی بنایا کہ خواتین بھی اسلامی معاشرے میں برابر کا حصہ دار ہوں اور ان کی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا جائے۔

مبحث دوم: اسلامی معاشرے میں خواتین کا مقام

اسلام سے پہلے خواتین کا مقام معاشرے میں انتہائی پست تھا۔ عرب معاشرت میں خواتین کو محض ایک مال و متاع کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ انہیں کوئی حقوق حاصل نہیں تھے اور وہ اکثر ظلم و ستم کا شکار ہوتی تھیں۔ بچیوں کو زندہ دفن کرنے کی رسم عربوں کے درمیان عام تھی اور عورت کو وراثت میں بھی کوئی حق نہیں دیا جاتا تھا۔ لیکن جب اسلام کا ظہور ہوا تو نبی کریم ﷺ نے خواتین کو عزت و احترام کا مقام عطا کیا اور ان کے حقوق کو قانونی طور پر محفوظ کیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" [1]

ترجمہ: "اور عورتوں کے ساتھ نیک سلوک سے پیش آؤ۔"

یہ حکم مردوں کو دیا گیا کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کریں اور ان کے حقوق کا خیال رکھیں۔ اسی طرح، خواتین کو وراثت میں حصہ دیا گیا اور ان کے دیگر حقوق کو قانونی طور پر تسلیم کیا گیا۔ اس حوالے سے قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا" [2]

ترجمہ: "مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور اقرباء چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور اقرباء چھوڑ جائیں، خواہ مال کم ہو یا زیادہ، یہ حصہ مقرر شدہ ہے۔"

یہ آیات اسلامی قانون کی اساس بنیں اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ اسلام نے خواتین کو وراثت میں حصہ دار بنایا۔ اس کے علاوہ، نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کا بھی حق دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو علم و حکمت میں مہارت حاصل تھی اور وہ اسلامی علوم میں ایک معتبر نام تھیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی احادیث کو جمع کیا اور ان کی تعلیمات کو آگے بڑھایا۔

أ. خواتین کی سماجی، اقتصادی، اور علمی خدمات

عہد نبوی میں خواتین نے سماجی، اقتصادی، اور علمی میدانوں میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"طلب العلم فريضة على كل مسلم" [3]

ترجمہ: "علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

یہ حدیث اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ اسلام میں علم حاصل کرنا مرد و عورت دونوں پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے، نبی کریم ﷺ کے دور میں خواتین نے علمی میدان میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، اور دیگر صحابیات علمی علوم میں مہارت رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہزاروں احادیث مروی ہیں اور انہوں نے کئی فقہی مسائل کو حل کیا۔ خواتین نے معاشرتی زندگی میں بھی نمایاں کردار ادا کیا، جیسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک کامیاب تاجرہ تھیں اور نبی کریم ﷺ کی پہلی زوجہ بھی تھیں۔ انہوں نے اپنی تجارت کو ایمانداری اور محنت کے ساتھ چلایا اور نبی کریم ﷺ کی مدد کی۔ اقتصادی طور پر بھی خواتین نے اسلامی معاشرے میں اپنی حیثیت کو منوایا۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں سے کام کرتی تھیں اور اپنے مال کا بڑا حصہ صدقہ کرتی تھیں۔ اسی طرح، نبی کریم ﷺ کی صحابیات نے اپنے مال و دولت کو اسلامی فتوحات اور رفاہ عامہ کے کاموں میں خرچ کیا۔

ب. عہد نبوی کی عورتوں کا سماجی و عسکری کردار

عہد نبوی میں خواتین نے نہ صرف سماجی اور علمی میدانوں میں حصہ لیا بلکہ عسکری میدان میں بھی اپنی صلاحیتوں کا اظہار کیا۔ صحابیات نے مختلف غزوات میں حصہ لیا اور دشمن کے خلاف جنگ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب، حضرت نسیبہ بنت کعب (ام عمارہ)، اور حضرت ام سلیم جیسی بہادر خواتین نے جنگوں میں حصہ لے کر دشمنوں کا مقابلہ کیا۔

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب نے غزوہ خندق کے دوران ایک یہودی جاسوس کو قتل کیا جو مسلمانوں کی حفاظت کے لیے ایک نمایاں کارنامہ تھا۔ اسی طرح، حضرت نسیبہ بنت کعب نے غزوہ احد میں نبی کریم ﷺ کی حفاظت کے لیے بہادری سے دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ ان کی بہادری اور شجاعت کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جب بھی میں ادھر ادھر دیکھتا، ام عمارہ میرے قریب دشمن سے لڑتی ہوئی نظر آتی تھیں۔"[4]

حضرت نسیبہ نے نہ صرف غزوہ احد میں شرکت کی بلکہ انہوں نے جنگ یمامہ میں بھی بھرپور حصہ لیا جہاں انہوں نے دشمن کے خلاف لڑتے ہوئے کئی زخم کھائے۔ عہد نبوی میں خواتین کی عسکری خدمات میں زخمیوں کی دیکھ بھال، پانی کی فراہمی، اور مجاہدین کی مدد بھی شامل تھی۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابیات نے مختلف جنگوں میں زخمیوں کی مرہم پٹی کی اور مجاہدین کو پانی فراہم کیا۔ ان کی خدمات اسلامی معاشرے کی ترقی اور فتوحات میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔

مبحث سوم: قرآن وسنت کی روشنی میں خواتین کا کردار

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بھی خواتین کے کردار کی تعریف کی گئی ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا"[5]

ترجمہ: "بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں، سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لیے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ مرد اور عورت دونوں یکساں طور پر اسلام کی فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ دار ہیں اور ان کی کوششوں کا انعام اللہ کے ہاں محفوظ ہے۔ اسی طرح، حدیث میں بھی خواتین کے کردار کی تعریف کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دنیا ایک عارضی فائدہ ہے اور دنیا کا سب سے بہترین فائدہ نیک عورت ہے۔"[6]

یہ حدیث بتاتی ہے کہ نیک عورت معاشرتی زندگی میں ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے اور اس کی صلاحیتیں اسلامی معاشرے کی ترقی کے لیے اہم ہیں۔ عہد نبوی ﷺ میں خواتین کا کردار معاشرتی، علمی، اقتصادی، اور عسکری میدانوں میں نمایاں رہا۔ اسلام نے خواتین کو وہ مقام دیا جو انہیں دوسرے معاشروں میں نہیں ملا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے تحت خواتین نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا اور اسلامی معاشرے کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالا۔

عہد نبوی ﷺ میں خواتین کا کردار نہ صرف سماجی، علمی اور اقتصادی میدانوں میں نمایاں تھا بلکہ انہوں نے عسکری میدان میں بھی اپنی بہادری کا لوہا منوایا۔ جنگ کے دوران مسلمانوں کی حفاظت اور دشمنوں کا مقابلہ کرنے میں صحابیات نے جو کردار ادا کیا، وہ اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ یہ خواتین نہ صرف اپنے گھروں اور خاندانوں کی ذمہ داریاں نبھاتی تھیں بلکہ جنگ

کے میدان میں بھی اپنی جانوں کی پرواہ کیے بغیر نبی کریم ﷺ اور اسلام کی حفاظت کے لیے کھڑی ہو جاتی تھیں۔ یہ کردار آج کے دور میں اسلامی اصولوں کی روشنی میں خواتین کی بہادری اور حوصلے کی بہترین مثال ہے۔

أ. حضرت صفیہ بنت عبد المطلب کا کردار

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا، جو نبی کریم ﷺ کی پھوپھی تھیں، اسلامی جنگوں میں بہادری اور شجاعت کا مظہر تھیں۔ غزوہ خندق کے دوران، جب یہودی قبیلہ بنو قریظہ نے مدینہ پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا تو حضرت صفیہ نے اپنی فطری بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دشمن کو قتل کیا جو مسلمانوں کی پناہ گاہ کے قریب آ گیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے نبی کریم ﷺ کو مطلع کیا اور مدینہ کی حفاظت کے لیے اہم کردار ادا کیا۔

صحیح بخاری میں حضرت صفیہ کا یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے:

"فَخَرَجَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَتَلَتْهُ بِرَحًى وَقَطَعَتْ رَأْسَهُ" [7]

ترجمہ: "حضرت صفیہ بنت عبد المطلب نے باہر نکل کر ایک دشمن کو قتل کیا اور اس کا سر کاٹ دیا۔"

یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ حضرت صفیہ نے نہ صرف میدان جنگ میں حصہ لیا بلکہ مدینہ کی حفاظت کے لیے اپنی جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کیا۔

ب. حضرت ام عمارہ (نسیبہ بنت کعب) کا کردار

حضرت نسیبہ بنت کعب، جو ام عمارہ کے نام سے معروف ہیں، اسلامی تاریخ کی وہ عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے اپنی بہادری اور وفاداری سے نبی کریم ﷺ کی حفاظت کی۔ غزوہ احد کے دوران، جب مسلمانوں پر دشمنوں کا شدید حملہ ہوا، تو حضرت نسیبہ نے اپنے خاندان کے مردوں کے ساتھ مل کر جنگ میں شرکت کی اور نبی کریم ﷺ کی حفاظت کے لیے اپنا پورا زور لگایا۔

حضرت نسیبہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ما التفتُّ يَمنةً ولا يسرةً إلا ورأيتُ أمَّ عُمارةَ تُقاتلُ دوني" [8]

ترجمہ: "میں جب بھی دائیں یا بائیں دیکھتا، تو حضرت ام عمارہ کو اپنی حفاظت میں لڑتے ہوئے دیکھتا۔"

حضرت نسیبہ نے جنگ میں کئی زخم کھائے اور آخر کار جنگ یمامہ میں بھی بہادری سے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے شدید زخمی ہوئیں۔ ان کی بہادری اور شجاعت اسلامی جنگجو خواتین کی بہترین مثال ہے۔

ج. دیگر معروف جنگجو صحابیات

عہد نبوی ﷺ میں کئی دیگر صحابیات بھی ایسی تھیں جنہوں نے عسکری میدان میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا کردار بھی قابل ذکر ہے۔ انہوں نے مختلف جنگوں میں زخمیوں کی مرہم پٹی کی اور پانی فراہم کیا۔ غزوہ حنین کے دوران حضرت ام سلیم نے ایک خنجر اپنے پاس رکھا اور کہا کہ اگر کوئی دشمن قریب آیا تو وہ اس سے لڑیں گی۔ اسی طرح حضرت اسماء بنت یزید نے بھی اسلامی جنگوں میں شرکت کی اور زخمیوں کی دیکھ بھال کی۔ آپ نے جنگ یرموک میں بھی بھرپور حصہ لیا اور دشمنوں کا مقابلہ کیا۔

مبحث چہارم: صحابیات کا حربی کردار، عسکری تجزیہ

أ. دفاعی خدمات

عہد نبوی میں صحابیات نے دفاعی جنگوں میں نہ صرف فعال کردار ادا کیا بلکہ انہوں نے دشمنوں کی سازشوں کو ناکام بنانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ حضرت صفیہ اور حضرت ام سلیم جیسی خواتین نے جنگوں کے دوران مسلمانوں کے قلعے کی حفاظت کی اور دشمن کے حملوں کا دفاع کیا۔ ان کی دفاعی خدمات نے اسلامی معاشرے کو یہ پیغام دیا کہ خواتین بھی جنگ میں اتنا ہی حصہ لے سکتی ہیں جتنا مرد۔

ب. میدان جنگ میں شرکت

میدان جنگ میں صحابیات کی شرکت ایک نمایاں پہلو ہے۔ حضرت نسیبہ بنت کعب نے غزوہ احد اور جنگ یمامہ میں بھرپور حصہ لیا، جب کہ حضرت صفیہ نے غزوہ خندق میں دشمن کے جاسوس کو قتل کیا۔ ان صحابیات نے نہ صرف جنگ میں شرکت کی بلکہ نبی کریم ﷺ کی حفاظت کے لیے اپنی جان کی بازی بھی لگائی۔

ج. زخمیوں کی دیکھ بھال اور امدادی خدمات

جنگ کے دوران صحابیات نے زخمیوں کی دیکھ بھال اور امدادی خدمات میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ حضرت ام سلیم، حضرت عائشہ، اور دیگر صحابیات نے زخمیوں کی مرہم پٹی کی اور مجاہدین کو پانی اور خوراک فراہم کی۔ ان کی خدمات نے اسلامی جنگوں میں ایک اہم امدادی پہلو کو جنم دیا۔

د. دشمن کے حملوں کا مقابلہ

صحابیات نے جنگ کے دوران نہ صرف اپنے دفاع میں بلکہ دشمن کے حملوں کا بھی بھرپور مقابلہ کیا۔ حضرت نسیبہ اور حضرت صفیہ کی بہادری اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ اسلامی خواتین نے جنگی میدان میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہیں۔

ہ. قرآن وحدیث میں صحابیات کا کردار

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ" [9]

ترجمہ: "مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ مومن خواتین بھی مومن مردوں کے ساتھ مل کر اسلامی معاشرے کی ترقی اور حفاظت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اسی طرح احادیث میں بھی صحابیات کے کردار کی تعریف کی گئی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"خير متاع الدنيا المرأة الصالحة" [10]

ترجمہ: "دنیا کی بہترین چیز نیک عورت ہے۔"

عہد نبوی ﷺ میں خواتین نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا اور عسکری میدان میں بھی اپنے کردار کو منوایا۔ حضرت صفیہ، حضرت نسیبہ، حضرت ام سلیم، اور دیگر صحابیات نے جنگوں میں حصہ لے کر اسلامی تاریخ میں ایک عظیم مقام حاصل کیا۔ قرآن وحدیث میں بھی ان کے کردار کی تعریف کی گئی ہے اور ان کی بہادری کو ایک مثالی حیثیت حاصل ہے۔ اسلامی تاریخ میں ان خواتین کی خدمات آج کے دور میں بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

مبحث پنجم: خواتین کے جنگی کردار کے اثرات (Impact of Women's Military Role)

عہد نبوی ﷺ میں خواتین نے جنگی کردار ادا کر کے نہ صرف اسلامی معاشرے میں اپنے مقام کو مزید مستحکم کیا بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی ایک روشن مثال قائم کی۔ ان کی بہادری اور حوصلے کے اثرات مسلم معاشرتی، عسکری، اور سماجی نظام پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گئے۔ خواتین کے جنگی کردار کے اثرات کو مختلف پہلوؤں سے دیکھنا ضروری ہے تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ کس طرح انہوں نے معاشرتی اور دینی روایات کو شکل دی۔

أ. مسلم معاشرے پر اثرات (Impact on Muslim Society)

خواتین کا جنگی کردار اسلامی معاشرے میں کئی اہم تبدیلیوں کا باعث بنا۔ عہد نبوی ﷺ کے بعد کے ادوار میں بھی خواتین کی شرکت کو نہایت عزت اور اہمیت دی گئی، اور ان کی قربانیوں کو معاشرتی نظام میں خاص مقام حاصل ہوا۔ ان جنگجو خواتین نے مسلم مرد و عورت کو یہ پیغام دیا کہ اسلام میں ہر فرد، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، اپنے ایمان کی بنیاد پر معاشرے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ مسلمانوں کے درمیان خواتین کے جنگی کردار نے ان کی قدر و منزلت میں اضافہ کیا اور انہیں فعال کردار ادا کرنے کے لیے مزید ترغیب دی۔ اسلامی معاشرت میں خواتین کی شرکت کو دیکھتے ہوئے دوسرے اسلامی ادوار میں بھی خواتین کو معاشرتی، تعلیمی اور عسکری میدانوں میں بھرپور مواقع فراہم کیے گئے۔ جنگجو صحابیات کی داستانیں اسلامی تاریخ میں بہادری اور عزم کی مثالیں بنی رہیں، جن کا ذکر نہ صرف عام مسلمانوں کی تربیت کے لیے کیا جاتا رہا بلکہ ان کی پیروی کی جاتی رہی۔[11]

ب. خواتین کی شجاعت کا معاشرتی پہلو (Social Aspects of Women's Bravery)

خواتین کی شجاعت نے اسلامی معاشرتی اصولوں پر گہرا اثر ڈالا۔ یہ خواتین نہ صرف میدان جنگ میں بہادری سے لڑیں بلکہ انہوں نے اپنے سماجی کردار کو بھی بھرپور انداز میں نبھایا۔ ان کی شجاعت اور قربانیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام نے عورت کو محض گھر کی چار دیواری میں محدود نہیں کیا، بلکہ اسے زندگی کے ہر میدان میں حصہ لینے کی اجازت دی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد کے ادوار میں ان جنگجو صحابیات کی زندگی کو مثالی سمجھا گیا۔ ان کی شجاعت نے معاشرتی سطح پر مردوں کو بھی حوصلہ دیا کہ وہ اپنے گھروں میں خواتین کو زیادہ عزت دیں اور ان کی صلاحیتوں کو مانیں۔ ان کی بہادری کی مثالیں نہ صرف میدان جنگ تک محدود رہیں بلکہ معاشرتی زندگی میں بھی خواتین کے کردار کو مضبوط کیا۔[12]

حضرت ام عمارہ اور حضرت صفیہ جیسی خواتین کی جرات و بہادری کی کہانیاں آنے والی نسلوں تک پہنچتی رہیں۔ ان واقعات نے اسلامی معاشرت میں خواتین کے حقوق کے بارے میں ایک مثبت سوچ کو فروغ دیا، جس کی وجہ سے عورتوں کو معاشرے میں ایک اہم مقام حاصل ہوا۔

ج. اسلام میں خواتین کے جنگی کردار کی رہنمائی (Islamic Guidance on Women's Military Role)

اسلامی تعلیمات میں خواتین کا جنگی کردار ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ایسے مواقع پر عورتوں کے کردار کی وضاحت کی گئی ہے جب وہ اپنے ایمان اور معاشرت کی حفاظت کے لیے میدان جنگ میں شریک ہوئیں۔ یہ کردار

عہد نبوی ﷺ میں واضح طور پر نظر آتا ہے جب خواتین نے نہ صرف زخمیوں کی دیکھ بھال کی بلکہ نبی کریم ﷺ کی حفاظت کے لیے اپنی جان کی بازی بھی لگائی۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَالْمُؤْمِنونَ وَالْمُؤْمِناتُ بَعضُهُم أَولِياءُ بَعضٍ يَأْمُرونَ بِالْمَعروفِ وَيَنهَونَ عَنِ الْمُنكَرِ" [13]

ترجمہ: "مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔"

یہ آیت خواتین کے معاشرتی اور عسکری کردار کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے، جہاں انہیں نہ صرف سماجی سطح پر بلکہ جنگی مواقع پر بھی حصہ لینے کا حق دیا گیا ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں صحابیات نے اسلامی معاشرے کی بہتری اور اس کی حفاظت کے لیے جنگوں میں شرکت کی، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام میں خواتین کے کردار کو کم نہیں کیا گیا بلکہ انہیں برابر کے مواقع فراہم کیے گئے۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت ام عمارہ کی بہادری کے بارے میں فرمایا:

"ما التفتُّ يمينًا ولا شمالًا إلا ورأيتُ أمَّ عمارةَ تُقاتلُ دوني" [14]

ترجمہ: "میں نے جب بھی دائیں یا بائیں دیکھا، تو حضرت ام عمارہ کو اپنی حفاظت کرتے ہوئے پایا۔"

یہ حدیث اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواتین کی بہادری کو سراہا اور ان کے جنگی کردار کی تعریف کی۔

عہد نبوی ﷺ میں خواتین کا جنگی کردار اسلامی معاشرتی اور دینی نظام کا ایک اہم حصہ رہا ہے۔ صحابیات نے جنگوں میں حصہ لے کر نہ صرف نبی کریم ﷺ اور اسلامی ریاست کی حفاظت کی بلکہ انہوں نے معاشرتی سطح پر خواتین کے کردار کو ایک نیا رخ دیا۔ ان کی شجاعت اور بہادری اسلامی تعلیمات کے عین مطابق تھی، اور ان کے کردار کے اثرات آج بھی مسلم معاشروں میں محسوس کیے جاتے ہیں۔ اسلام نے خواتین کو عزت، وقار، اور مساوی حقوق دیے ہیں، اور ان کے جنگی کردار نے یہ ثابت کیا کہ اسلامی نظام میں عورتیں بھی مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہو سکتی ہیں۔ صحابیات کے کردار نے اسلامی تاریخ میں ایک مثال قائم کی ہے، جس پر آج بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔

مبحث ششم: عہد حاضر میں خواتین کے حربی کردار کی مطابقت

اسلامی تاریخ میں خواتین کا جنگی کردار محض ماضی کا حصہ نہیں ہے بلکہ اس کی مطابقت اور اثرات آج کے دور میں بھی واضح ہیں۔ عہد حاضر میں خواتین نے متعدد میدانوں میں خود کو منوایا ہے، جن میں دفاعی اور جنگی خدمات بھی شامل ہیں۔ مختلف

اسلامی ممالک میں خواتین نے عسکری میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں، جو ان کے عزم، حوصلے اور صلاحیتوں کی گواہی ہیں۔ موجودہ دور میں خواتین کا جنگی کردار اسلامی تعلیمات کے مطابق کس حد تک درست ہے؟ اور عصر حاضر کے چیلنجز کے پیش نظر اس کی کیا مطابقت ہے؟ ان سوالات کے جوابات کے لیے ہمیں ماضی کی طرح آج بھی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی لینی ہوگی۔[15]

أ. موجودہ دور میں خواتین کا جنگی کردار (Contemporary Military Roles of Women)

آج کے دور میں دنیا بھر میں خواتین عسکری خدمات انجام دے رہی ہیں۔ مختلف ممالک کی افواج میں خواتین کو شامل کیا جارہا ہے، اور وہ نہایت مہارت کے ساتھ اپنے فرائض سر انجام دے رہی ہیں۔ دنیا کے جدید ترین ممالک میں خواتین کو جنگی محاذ پر مردوں کے برابر کھڑا ہونے کا موقع دیا جارہا ہے، اور ان کی جنگی مہارتوں کو تسلیم کیا جارہا ہے۔

مثال کے طور پر، امریکہ، برطانیہ، اور دیگر مغربی ممالک میں خواتین فوجی شعبے میں مختلف سطحوں پر کام کر رہی ہیں۔ وہ لڑاکا یونٹس میں شامل ہو رہی ہیں، ایوی ایشن، میڈیکل کور، اور انٹیلی جنس جیسے حساس شعبوں میں خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ ان کی پیشہ ورانہ تربیت انہیں میدان جنگ میں مردوں کے شانہ بشانہ لڑنے کے قابل بناتی ہے۔[16]

موجودہ دور میں خواتین کا جنگی کردار ایک حقیقت بن چکا ہے، اور وہ عالمی سطح پر اس بات کا ثبوت فراہم کر رہی ہیں کہ خواتین عسکری صلاحیتوں میں کسی سے کم نہیں ہیں۔

ب. اسلامی ممالک میں خواتین کی جنگی خدمات

اسلامی ممالک میں بھی خواتین نے عسکری خدمات میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ان ممالک میں خواتین کو افواج میں شامل کرنے کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔ مصر، ترکی، پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، اور ایران جیسے ممالک میں خواتین مختلف فوجی شعبوں میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔

پاکستان میں خواتین پائلٹس اور فوجی افسران کے طور پر خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ 2015 میں، پاکستانی فوج نے پہلی مرتبہ خواتین کو لڑاکا پائلٹ کے طور پر تربیت دینے کا آغاز کیا۔ خواتین فوجی اہلکار نہ صرف زمین پر بلکہ ہوا میں بھی ملک کی حفاظت کے لیے اپنی خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ اسی طرح ترکی اور ایران جیسے اسلامی ممالک میں بھی خواتین کو عسکری شعبے میں باقاعدہ مواقع فراہم کیے جارہے ہیں۔[17]

یہ اسلامی ممالک عہد نبوی ﷺ کی صحابیات کے جنگی کردار کی پیروی کرتے ہوئے آج بھی خواتین کو دفاعی خدمات میں شامل کر رہے ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی تعلیمات میں خواتین کے جنگی کردار کو تسلیم کیا گیا ہے۔

ج. عصر حاضر کے مسائل اور اسلامی تعلیمات (Modern Challenges and Islamic Teachings)

موجودہ دور میں خواتین کا جنگی کردار کئی چیلنجز کا سامنا کرتا ہے۔ کچھ حلقے خواتین کے جنگی کردار کو مغربی اثرات کا نتیجہ سمجھتے ہیں اور اس کے اسلامی جواز پر سوال اٹھاتے ہیں۔ تاہم، اسلامی تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ اگر حالات کا تقاضا ہو تو خواتین بھی جنگ میں حصہ لے سکتی ہیں، جیسا کہ عہد نبوی ﷺ میں صحابیات نے کیا۔

قرآن کریم میں جہاں مردوں اور عورتوں کے عمومی کردار کا ذکر ہے، وہاں ایک دوسرے کی مدد اور ساتھ دینے کا بھی حکم دیا گیا ہے:

"وَالْمُؤْمِنونَ وَالْمُؤْمِناتُ بَعضُهُم أَولِياءُ بَعضٍ" [18]

ترجمہ: "مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔"

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام میں عورتیں مردوں کے ساتھ مل کر معاشرتی اور عسکری خدمات انجام دے سکتی ہیں۔ عہد نبوی ﷺ میں جنگی کردار ادا کرنے والی خواتین آج کے دور میں بھی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنے حقوق اور فرائض پورا کر سکتی ہیں، بشرطیکہ وہ اسلامی اصولوں کے دائرے میں رہ کر کام کریں۔

عصر حاضر میں جنگی محاذ پر خواتین کو درپیش چیلنجز میں سماجی تحفظ، اخلاقی حدود، اور اسلامی تشخص کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ خواتین کو ان تمام اصولوں کا خیال رکھتے ہوئے جنگی خدمات سرانجام دینی چاہئیں، جو قرآن و سنت کی روشنی میں مقرر کیے گئے ہیں۔ عہد نبوی ﷺ کی صحابیات کا جنگی کردار آج کے دور میں خواتین کے لیے ایک مثال ہے۔ موجودہ دور میں جہاں خواتین مختلف شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہی ہیں، وہیں اسلامی ممالک میں بھی خواتین کو جنگی شعبے میں نمایاں مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں خواتین کو مساوی حقوق فراہم کیے گئے ہیں، اور عہد نبوی ﷺ میں خواتین کے جنگی کردار کو تسلیم کیا گیا ہے۔ آج کے دور میں خواتین کو جنگی خدمات میں شامل کرنے کا رجحان اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی ممالک اپنی دینی روایت کے مطابق خواتین کو اہم عسکری ذمہ داریاں سونپ رہے ہیں۔[19]

خواتین کا جنگی کردار، جو عہد نبوی ﷺ میں قائم ہوا، آج بھی اسلامی تعلیمات کے دائرے میں رہتے ہوئے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اسلام میں خواتین کو عزت و احترام دیا گیا ہے، اور ان کی صلاحیتوں کو میدان جنگ میں بھی استعمال کرنے کی اجازت

دی گئی ہے۔ آج کے چیلنجز کے باوجود، اسلامی تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ خواتین معاشرتی اور عسکری میدانوں میں مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہو سکتی ہیں، اور ان کی خدمات کا اعتراف ہر دور میں کیا جانا چاہیے۔

7. خلاصہ کلام (Summary)

اس تحقیقی مقالے کے دوران عہد نبوی ﷺ میں خواتین کے جنگی کردار کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں خواتین نے جنگی میدان میں نہ صرف فعال کردار ادا کیا بلکہ مختلف محاذوں پر اپنی صلاحیتوں کا بہترین مظاہرہ کیا۔ جنگوں میں ان کی شمولیت براہِ راست میدان جنگ میں لڑنے سے لے کر زخمیوں کی دیکھ بھال، دفاعی حکمت عملی میں معاونت، اور دشمن کے حملوں کا مقابلہ کرنے تک محیط تھی۔ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب اور حضرت ام عمارہ (نسیبہ بنت کعب) جیسی عظیم صحابیات کے کردار سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواتین کو بھی معاشرتی اور عسکری خدمات میں اہم کردار دیا گیا۔ ان کی بہادری، جرأت، اور فہم و فراست نے اسلامی معاشرتی نظام میں خواتین کی اہمیت کو مزید اجاگر کیا۔ ان جنگجو صحابیات کی مثالیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ خواتین نے اسلام کے دفاع میں مردوں کے شانہ بشانہ حصہ لیا اور اپنی قوت و حوصلے سے دین کی حفاظت کی۔

اسلامی جنگی تاریخ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ خواتین بھی مردوں کی طرح اہم کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ خواتین کو اگر ضرورت پڑے تو جنگی محاذ پر بھیجا جا سکتا ہے، بشرطیکہ اسلامی حدود و قیود کا خیال رکھا جائے۔ جنگوں کے دوران صحابیات کے کردار سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلام عورتوں کو سماجی و عسکری شعبے میں عزت و احترام دیتا ہے، اور ان کے حقوق کا مکمل تحفظ کرتا ہے۔ جنگی تاریخ میں یہ سبق بھی موجود ہے کہ خواتین کی جنگی شمولیت محض جسمانی لڑائی تک محدود نہیں بلکہ وہ میدان جنگ کے علاوہ جنگ کی حکمت عملی میں بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہیں، جیسا کہ زخمیوں کی دیکھ بھال، ساز و سامان کی فراہمی، اور دیگر دفاعی کاموں میں ان کی معاونت کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔

تجاویز (Recommendations)

1۔ اسلامی ممالک میں خواتین کے لیے باقاعدہ عسکری تربیت کے مراکز قائم کیے جائیں، جہاں انہیں اسلامی حدود کے اندر رہتے ہوئے جنگی مہارتیں سکھائی جائیں۔

2۔معاشرے میں خواتین کے جنگی کردار کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے آگاہی مہمات چلائی جائیں، تاکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کی صلاحیتوں کو تسلیم کیا جاسکے۔

3۔اسلامی تاریخ اور جنگجو صحابیات کی مثالوں پر مبنی تعلیمی مواد تیار کیا جائے، تاکہ نئی نسل کو اسلامی خواتین کے جنگی کردار سے روشناس کرایا جاسکے۔

4۔اسلامی ممالک کو عالمی سطح پر عسکری تعاون کے مواقع فراہم کرنے چاہئیں، جس میں خواتین کو بھی شامل کیا جائے، تاکہ وہ جدید دور کے چیلنجز کا مقابلہ کرسکیں۔

5۔اسلامی ممالک میں خواتین کے حقوق کا مکمل تحفظ یقینی بنایا جائے، خصوصاً جنگی شعبوں میں، تاکہ وہ معاشرتی دباؤ سے آزاد ہو کر اپنی خدمات سرانجام دے سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] النساء:19:4

An-Nisāʾ:4 19

[2] النساء:7:4

An-Nisāʾ:4 7

[3] ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ** (قاہرہ: دار الکتب العلمیہ، 2007)، 224:1۔

Ibn Mājah, Abū ʿAbdullāh Muḥammad bin Yazīd, Sunan Ibn Mājah (Cairo: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2007), 1: 224.

[4] عبد الملک بن ہشام، **سیرت ابن ہشام** (قاہرہ: مطبعۃ مصطفی البابی الحلبي، 1955)، 263:4۔

ʿAbd al-Malik bin Hishām, Sīrat Ibn Hishām (Cairo: Maṭbaʿat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1955), 4: 263.

[5] الأحزاب:35:33

Al-Aḥzāb:33: 35

[6] القشیری, مسلم بن حجاج، ابو الحسین، **صحیح مسلم** (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2001)، 1086:2، کتاب الرضاع۔

Al-Qushayrī, Muslim bin al-Ḥajjāj, Abū al-Ḥusayn, Ṣaḥīḥ Muslim (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 2001), 2: 1086, Kitāb al-Riḍāʿ.

[7] البخاری, محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری** (ریاض: دار السلام، 1999)، 1342:3۔

Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʿīl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī (Riyadh: Dār al-Salām, 1999), 3: 1342.

[8] عبدالملک بن ہشام، **سیرت ابن ہشام** (قاہرہ: مطبعة مصطفى البابي الحلبي، 1955)، 3:268۔

ʿAbd al-Malik bin Hishām, Sīrat Ibn Hishām (Cairo: Maṭbaʿat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1955), 3: 268.

[9] التوبہ: 71

At-Tawbah: 71

[10] القشیری , مسلم بن حجاج، ابوالحسین، **صحیح مسلم** (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 2001)، 2:1090۔

Al-Qushayrī, Muslim bin al-Ḥajjāj, Abū al-Ḥusayn, Ṣaḥīḥ Muslim (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 2001), 2: 1090.

[11] ندوی، سید ابوالحسن علی، **صحابیات کا عظیم کردار** (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 1990)، ص۔212۔

Nadwī, Sayyid Abū al-Ḥasan ʿAlī, Ṣaḥābiyāt kā ʿAẓīm Kirdār (Lahore: Maktabah Islāmiyyah, 1990), p. 212.

[12] ندوی، سید ابوالحسن علی، **صحابیات کا عظیم کردار**,721

Nadwī, Sayyid Abū al-Ḥasan ʿAlī, Ṣaḥābiyāt kā ʿAẓīm Kirdār, p. 217.

[13] التوبہ: 71:9

At-Tawbah:9: 71

[14] عبدالملک بن ہشام، **سیرت ابن ہشام**، 234

ʿAbd al-Malik bin Hishām, Sīrat Ibn Hishām, 234.

[15] Segal, Mady Wechsler. "Women's military roles cross-nationally: Past, present, and future." *Gender & Society* 9, no. 6 (1995): 757-775.

[16] Kennedy-Pipe, Caroline. "Women and the Military." *The journal of strategic studies* 23, no. 4 (2000): 32-50.

[17] Nolte, Natalie Marie-Louise. "Why Arab-Muslim Women in War Matters: A Case Study Analysis of Women in the United Arab Emirates' Armed Forces." (2015).667

[18] التوبہ: 71:9

At-Tawbah:9: 71

[19] Sopiyan, Wawan, Rahmat Hidayat, Muhammad Marzuki, and Sri Eva Mislawaty. "Integration of the Movement to Spread Islamic Teachings in Answering the Challenges of the Modern Era and Technological Development." *El-Ghiroh: Jurnal Studi Keislaman* 22, no. 1 (2024): 115-130.